

جمعہ کے احکام

احکام مسائل اور فضائل

قرآن حدیث اور فقہ کی روشنی میں

خطبہ
شفاعت کبریٰ

خطبہ
سفر آخرت

مرتبہ

مولانا غلام نبی شاہ نقشبندی قادری

خطیب مسجد سنی پورہ کنگوئے سکندر آباد

ناشر - شاہ ایجوکیشنل سوسائٹی حیدرآباد

ناشر : شاہ ایجوکیشنل سوسائٹی، حیدرآباد

پتہ 10-3-761/38/B وجے نگر کالونی، حیدرآباد

ہدیہ : 5-00

فون :

3345216

جمعہ کی عظمت و شان

روز ازل سے ہی یوم جمعہ کو بڑی عظمت و شان نصیب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اہم اہم احکامات اور زمین پر رونما ہونے والے کئی اہم اہم واقعات اور حادثات بھی جمعہ کو ہی واقع ہوئے ہیں حتیٰ کہ قیامت بھی جمعہ کو ہی واقع ہونے کا قوی امکان ہے اسی لئے قرآن اور حدیث میں یوم جمعہ کی بڑی بڑی فضیلتیں آئی ہیں جیسا کہ فرمایا گیا۔

اللہ تعالیٰ یکشنبہ سے مخلوقات کو پیدا فرمانا شروع فرمایا اور جمعہ کے دن تمام مخلوقات مکمل طور پر پیدا ہو گئیں اور ایک جگہ جمع کر دی گئیں اسی لئے بھی اس دن کا نام جمعہ یعنی جمع ہونیکا دن رکھا گیا (نصاب) آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا خصوصی حکم یعنی آدم علیہ السلام کے پتلے کیلئے سامان جمع کرنیکا حکم بھی جمعہ کو ہی دیا (البقرہ ۳۰) جمعہ کے دن ہی آدم علیہ السلام کا پتلا مکمل تیار ہوا۔ جمعہ کے دن ہی پتلے میں روح داخل فرمائی گئی (ص - ۷) جمعہ کو ہی فرشتوں نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا (البقرہ ۳۳) جمعہ کو ہی جنت میں داخل کر دیا گیا (البقرہ ۳۵) جمعہ کے دن ہی بی بی حوا علیہا الصلوٰۃ حضرت آدم علیہ السلام کی باتیں پسلی کی سب سے زیادہ ٹیڑھی ہڈی سے نوجوان پیدا ہوئیں۔ (النساء - ۱) جمعہ کے دن ہی بی بی حوا علیہا الصلوٰۃ کا حضرت آدم علیہ السلام

سے جنت میں ہی نکاح ہوا مہر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ۲۰ مرتبہ درود و سلام بھیجنا مقرر ہوا جو فوراً ادا کر دیا گیا (مدارج النبوة)

جمعہ کے دن عظیم واقعات

زمین پر اہم ترین واقعات اور بڑے بڑے حادثات بھی جمعہ کو ہی وقوع پذیر ہوئے جسمیں سے چند درج ذیل ہیں۔

جنت سے اخراج شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام اور بی بی حوا علیہا الصلوٰۃ کو جنت میں بہکایا دونوں سے بھول ہو گئی پس دونوں کو جمعہ کی رات کے اندھیرے میں دونوں کو الگ الگ بچھڑا کر زمین پر ایک دوسرے سے بہت دور یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو ہندوستان (سراندیپ - لنکا) کی پہاڑیوں پر اور بی بی حوا علیہا الصلوٰۃ کو عربستان (جدہ) پر چھوڑ دیا گیا (خازن)

جنت کی بھول پر آدم علیہ السلام ۲۰۰ سال تک روتے ہوئے توبہ کرتے رہے بالآخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ لیکر توبہ کرنے لگے تو جمعہ کے دن آپ کی توبہ قبول ہو گئی (نعمی ص- ۱۲) طویل مدت کے بعد باوا آدم اور ماں حوا دونوں عربستان کے میدان عرفات میں مل گئے یہ ملاقات بھی جمعہ کے دن ہی ہوئی۔

حضرت آدم علیہ السلام کا وصال بھی جمعہ کے دن ہی ہوا۔

نوح علیہ السلام | حضرت نوح علیہ السلام کو عالمگیر طوفان سے جمعہ کے دن ہی نجات ملی (مومنون - ۲۷ تا ۳۸، نیمی ص ۳۲۸۰) حضرت ادریس علیہ السلام کو جمعہ کے دن ہی معراج کیلئے آسمانوں پر بلایا گیا (مریم - ۵۷) حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ثمود کو زوردار چیچ کے ذریعہ تباہ کر دیا۔ (ہود - ۶۷ تا ۷۷) حضرت ابراہیم علیہ السلام پر جمعہ کے دن ہی نار نمود گلزار بنادی گئی (الانبیاء ۶۸ تا ۷۷) حضرت اسمعیل علیہ السلام کی قربانی بھی جمعہ کے دن ہی کی گئی تھی (صفت ۱۰۲ تا ۱۰۷) حضرت اسحق علیہ السلام کے پیدا ہونے کی خوشخبری بھی جمعہ کے دن ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دی گئی (ہود ۷۵ تا ۷۷) حضرت لوط علیہ السلام کی امت پر جمعہ کے دن ہی پتھروں کی بارش برسانی گئی (ہود - ۸۲) حضرت یعقوب علیہ السلام سے یوسف علیہ السلام ۳۰ سال بچھڑ کر رہنے کے بعد جمعہ کے دن ہی مصر میں ملاقات ہوئی۔ (یوسف - ۹۹) حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم، قوم مدین کو سخت چنگھاڑ سے ہلاک کر دیا گیا (ہود ۹۱ تا ۹۵) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دشمن فرعون کو دریائے نیل میں معہ لشکر کے جمعہ کے دن ہی غرق کر دیا گیا (البقرہ - ۵۰) جمعہ کے دن ہی قارون کو زمین میں دھنسا دیا گیا (قصص - ۸۱) حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نائب جمعہ کے روز ہی بنایا گیا (قصص ۳۳۰ تا ۳۷) حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ بھی جمعہ کے دن ہی قبول ہوئی (ص ۱۲ تا ۲۵)

حضرت سلیمان علیہ السلام کو انکی کھوئی ہوئی بادشاہت جمعہ کے دن ہی واپس مل گئی (ابن نباتہ) حضرت بلقیس بھی جمعہ کے دن ہی سلیمان علیہ السلام کیساتھ اسلام قبول کئے۔ (نمل۔ ۳۶ تا ۴۳) حضرت ایوب علیہ السلام کو جمعہ کے دن ہی شفا ملی (الانبیاء۔ ۸۳، ۸۴) حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ کی قید سے آزادی عطا کی گئی (الانبیاء۔ ۸۷، ۸۸) حضرت زکریا علیہ السلام کو عین بڑھاپے میں حضرت یحییٰ علیہ السلام پیدا ہونے کی خوشخبری ملی جمعہ کو دی گئی (مریم۔ ۷ تا ۱۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دشمنوں کے زخموں سے جمعہ کو ہی آسمانوں پر اٹھالیا گیا (النساء۔ ۱۰۷ تا ۱۰۸) امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خطاؤں (بظاہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خطاؤں) کو معاف فرمانے کی خوشخبری بھی جمعہ کو ہی نازل ہوئی۔ (فتح۔ ۲)

قیامت: قیامت بھی جمعہ کے دن ہی آئیگی اسی لئے جن دانس کے سوا باقی تمام مخلوقات فرشتے آسمان، زمین پہاڑ وغیرہ خائف اور ترساک رہتے ہیں کہ شاید آج ہی قیامت واقع ہو جائے (نصاب اہل خدات)

جمعہ کی فضیلت

عید المومنین: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ افضل الايام، خیر الايام اور سید الايام ہے اور جمعہ عید المومنین ہے، حتیٰ کہ

عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے بھی جمعہ زیادہ عظمت اور فضیلت والا ہے

(نصاب)

غریبوں کا حج: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ میری

امت کے غریبوں، مسکینوں اور فقرا کا حج ہے (در مختار۔ نصاب) اجر عظیم:

جمعہ کے دن عبادات صدقات و خیرات کا اجر بڑھا دیا جاتا ہے کم از

کم دس گنا کیا جاتا ہے۔ (مختلف احادیث)

مقبول دعا: جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے جسمیں جو دعا کرو

قبول ہو جائیگی۔ جنت میں دیدار الہی بھی جمعہ کے دن ہی ہو گا۔ جمعہ کے

دن انتقال کر نیوالے کوشمید کا اجر لکھا جاتا ہے اور عذاب قبر سے محفوظ

رہتا ہے۔ (نصاب)

امم سابقہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگلی امتوں کو بھی

اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن جمع ہو کر عبادت کرنے اور شکر بجالانے کا حکم

دیا تھا لیکن انہوں نے بد نصیبی سے اختلاف کیا اور جمعہ کی سعادت اور

برکت سے محروم رہے اور یہ عظیم فضیلت میری امت کے حصہ میں آگئی

یسود و نصاریٰ: یہودیوں نے جمعہ کے بدلے شنبہ کا دن اور نصاریٰ

نے یکشنبہ کا دن مقرر کر لیا پس یہود ہم سے دوسرے دن بعد میں اور

نصاری تیسرے دن میں ہے آج بھی یہ فرقے ان دنوں میں عبادت کا

اہتمام کرتے ہیں۔

امت محمدیہ : جس طرح ہمارا دن ان کے دنوں پر افضل اور مقدم
(پہلے) ہے اسی طرح قیامت میں بھی میری امت ان پر مقدم ہوگی یعنی
اول میری امت حساب و کتاب سے فراغت پائیگی (نصاب)

نماز جمعہ

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ
لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَٰلِكُمْ
خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ** (جمعہ-۹)

ترجمہ : اے ایمان والو! جمعہ کے دن نماز کی اذان دیجائے تو تم
اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے
حق میں بہت ہی بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ جمعہ کی نماز فرض عین ہے
جسکے ادا کرنے سے ثواب عظیم ملتا ہے۔

مومنو! نماز جمعہ جس کا نام ہے سوشیدوں کا ثواب و اجر اسکے نام ہے
نماز جمعہ واجب ہونے کی چھ شرائط ہیں۔

(۱) مقیم ہونا : (مسافر پر نماز جمعہ واجب نہیں) مسافر وہ ہے جو ۶۰
میل (۱۰۰ کیلو میٹر) سفر کا ارادہ کر کے اپنے گاؤں یا شہر کی آبادی سے
نکل جائے وہ مسافر ہے (۲) شدرست : (بیمار پر نماز جمعہ واجب

نہیں) اسی طرح تیمارداری کرنے والے پر بھی جس کے چلے جانے سے بیمار کی کوئی خبر گیری کر نیا والا نہ رہے۔ نہایت ضعیف اور ناتواں بھی جو چلنے پھرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو بیمار کے حکم میں ہے (۳) آزاد ہونا:

غلام کے معنی نوکر چاکر نہیں بلکہ شریعتی غلام ہے جسکا وجود اس وقت ہمارے ممالک میں نہیں ہے (۴) مرد ہونا: عورت پر نماز جمعہ واجب نہیں (۵) چلنے پر قادر ہونا: لنگڑے پر نماز جمعہ واجب نہیں

(۶) بینا ہونا: اندھے پر نماز جمعہ واجب نہیں البتہ چندھے پر واجب ہے چندھا یعنی آنکھ مونچ کر دیکھنے والا یعنی کم نظر۔

توضیح: اگر مسافر، بیمار، غلام، عورت، لنگڑا اور اندھا جن پر جمعہ واجب نہیں ہے صحت جمعہ کی شرائط کیساتھ جمعہ ادا کریں تو نماز ہو جائیگی یعنی ظہر کا فرض ان کے ذمہ سے اتر جائیگا البتہ عورت کو جمعہ کے بجائے ظہر کی نماز ادا کرنا افضل ہے۔

نماز جمعہ کے شرائط

نماز جمعہ صحیح ہونے کے چھ شرائط ہیں۔

(۱) مصر (۲) بادشاہ اسلام (۳) وقت ظہر (۴) خطبہ (۵) جماعت

(۶) اذن عام (عام اجازت)

پہلی شرط مصر: مصر یعنی اس آبادی کا نام جہاں ایسے مسلمان بستے

ہوں جن پر جمعہ واجب ہو اور یہ اس قدر ہو کہ اگر وہاں کی بڑی مسجد میں جمع ہوں تو نہ سما سکیں۔

دوسری شرط بادشاہ اسلام: صحت جمعہ کے لئے بادشاہ اسلام یا اسکی طرف سے کسی شخص کا (نائب یا امیر یا قاضی یا نائب قاضی یا خطیب یا امام) امام کا موجود رہنا یا ان کی اجازت ہونا شرط ہے۔

تیسری شرط: نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا شرط ہے۔

چوتھی شرط وقت ظہر: صحت جمعہ کیلئے وقت ظہر کا ہونا شرط ہے وقت ظہر آنے سے پہلے یا ظہر کا وقت چلے جائے تو نماز جمعہ باطل ہو جائے گی۔

پانچویں شرط جماعت: جماعت یعنی امام کے سوا کم سے کم ۳ قابل امامت آدمیوں کا شروع خطبہ سے ختم نماز تک موجود رہنا شرط ہے۔

چھٹی شرط اذن عام: اذن عام یعنی سب کو مسجد میں بلا روک ٹوک آنے کی عام اجازت ہونا شرط ہے یا جامع مسجد کے دروازے بند کر کے نماز جمعہ پڑھی جائے تو نماز صحیح نہ ہوگی۔

عید المومنین کا اہتمام

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر مسلمان کو چاہئے کہ پنجشنبہ سے ہی جمعہ کا اہتمام شروع

کردے مثلاً پہننے کیلئے پاک و صاف کپڑوں کا انتظام کر لے اصلاح
نہوالے ناخن کتراو لے خوشبو لگانے کیلئے فراہم کر لے، الغرض جمعہ کی
تیاری سے متعلق جو جو کام ہوں وہ پنجشنبہ ہی کے دن کر لے تاکہ پھر جمعہ
کے روز ان کاموں میں مشغول ہونا نہ پڑے۔

خوش نصیب : بزرگان دین رحمہ اللہ علیہ علیم اجمعین نے فرمایا کہ
جمعہ کا سب سے زیادہ ثواب اس خوش نصیب کو ملتا ہے جو جمعہ کے دن
کا منظر رہتا ہے اور پنجشنبہ سے ہی جمعہ کا اہتمام کرتا ہے۔

بد نصیب : سب سے زیادہ بد نصیب وہ شخص ہے جس کو یہ بھی نہ معلوم
ہو کہ جمعہ کب ہے حتیٰ کہ لوگوں کو پوچھتا پھرے کہ آج کونسا دن ہے۔

جمعہ کا غسل : جمعہ کا غسل سنت موکدہ ہے پس جمعہ کے دن ضرور
بضرور غسل کیا کرے چونکہ احادیث میں غسل جمعہ کی بڑی تاکید آئی
ہے اور جمعہ کے دن مسواک کر نیکی بھی بہت بڑی فضیلت ہے۔ جمعہ
کے دن اگر کئی اسباب غسل جمع ہوں مثلاً احتلام، جنابت، عید عرفہ
وغیرہ تو صرف ایک غسل کر لینا کافی ہے جمعہ کا ثواب بھی ملیگا۔

قول اہل مدینہ : اہل مدینہ اگر کسی کو برا بھتے تو بھما کرتے کہ تو اس
شخص سے بھی برا ہے جو جمعہ کے دن غسل نہ کرے بہر حال جمعہ کے
دن غسل کرنے کیلئے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہا تاکید

فرمائی ہے خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جمعہ کے دن پابندی سے
غسل فرمایا کرتے۔

غسل کا طریقہ

جمعہ کے دن بعد نماز فجر غسل کریں۔

فرائض غسل: غسل کے ۳ فرائض ہیں۔ ۱۔ کلی کرنا۔ ۲۔ ناک میں
 پانی لینا۔ ۳۔ تمام جسم پر پانی بہانا۔

پہلا فرض: کلی کرنا، کلی ایسی ہو کہ پانی تمام منہ کے اندر پہنچ جائے
 منہ بھر پانی لیکر غرارہ کر لیا جائے تو فرض ادا ہو جائیگا۔

دوسرا فرض: ناک میں پانی لینا یعنی نتھوں (جہاں تک نرم جگہ
 ہے) پانی پہنچانا فرض ہے، ناک کے اندر جو میل ناک کے لعاب
 سے جم جاتا ہے اسکو چھڑا کر اسکے نیچے کی سطح پر پانی پہنچانا ضروری ہے۔

تیسرا فرض: تمام جسم پر پانی بہانا یعنی جسم کے تمام ظاہری حصہ پر
 پانی بہانا فرض ہے جسمیں سر کے بالوں کی جڑوں سے بالوں کی نوک
 تک بھگوننا، داڑھی، مونچھ، بھوؤں کے بالوں کا اور ان کے نیچے کی
 سطحوں کا دھونا۔ کان اور ناف کے اندر کا دھونا۔ اگر کان یا ناک میں
 سوراخ ہوں اور بند نہ ہوئے ہوں تو ان میں بھی پانی پہنچانا داخل ہے۔

سر اور بال: سر کے بال اگر گندھے ہوئے ہوں تو عورتوں کو ان کا
 کھول کر تر کرنا ضروری نہیں صرف جڑوں کا تر کر لینا کافی ہے اگر بال

کھلے ہوں تو عورتوں اور مرد دونوں پر تمام بالوں کا دھونا فرض ہے ماتھے پر افشاں یا ناخنوں پر گندھا آٹا یا پینٹ لگا اور خشک ہو گیا ہو تو ان کو دور کر کے ان کے نیچے کی سطح پر پانی پہنچانا فرض ہے۔

ہندی اور پینٹ: ہندی کا رنگ لگا رہنا مانع طہارت نہیں ہے البتہ ناخنوں پر پینٹ (PAINT) لگا ہوا ہو تو اسکو پورا پورا دور کرنا ہو گا ورنہ وضو اور غسل نہ ہو گا۔

سنستیں: غسل میں ۵ سنستیں ہیں۔ ادونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا۔ ۲۔ شرم گاہ دھونا۔ ۳۔ جسم سے نجاست کا دور کرنا۔ ۴۔ وضو کرنا۔ ۵۔ تمام جسم پر تین مرتبہ پانی پہنانا۔

مسنون طریقہ: غسل کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ پہلے نیت کر کے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر دونوں ہاتھ پہنچوں تک ۳ دفعہ دھوئے پھر شرم گاہ دھولے، پھر جسم پر اگر کہیں بھی نجاست لگی ہو تو دھو ڈالے پھر وضو کرے پھر سر پر پانی ڈال کر دھولے پھر داہنے مونڈھے پر پانی بہا دے پھر تمام جسم کو ہاتھوں سے ملے۔ پھر اسی طرح دوبارہ پانی سر اور بائیں مونڈھے پر بہا دے تاکہ تین مرتبہ پانی سارے جسم پر پہنچ جائے پس غسل ہو گیا۔

غسل کی نیت: نیت کا وقت غسل شروع ہونے سے پہلے ہی ہے

فَوَيْتُ أَنْ اِغْتَسَلَ مِنْ غُسْلِ الْجُمُعَةِ اِمْتِنَانًا لِأَمْرِ اللَّهِ تَعَالَى
طَهَارَةً لِلْبَدَنِ لِامْتِنَانِ الصَّلَاةِ وَرَفَعَ الْحَدِيثَ۔

مطلب: میں جمعہ کے غسل کی نیت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے حکم
پر کہ ناپاکی دور ہو کر پاکی حاصل ہو جائے تاکہ نماز قائم کر سکوں۔

لباس: جمعہ کے دن غسل کے بعد اچھا لباس پہننا اور خوشبو لگانا،
سنت ہے اور جمعہ کے روز عمامہ باندھنا مستحب ہے۔ جمعہ کے روز جامع
مسجد میں بہت صبح سویرے جائے کہ اسمیں بڑی فضیلت ہے۔ جو شخص
جتنا سویرے جائے گا اس کو اتنا ہی زیادہ ثواب ملے گا۔

قربانی کا ثواب: اول وقت کا ثواب ایسا ہے جیسا کہ اونٹ کی
قربانی کیا یا پھر ایسا ہے کہ جیسا کہ گائے کی قربانی کی پھر ایسا ہے جیسا
کہ مینڈھا یا دنبہ کی قربانی کیا۔ پھر ایسا ہے جیسا کہ مرع تصدق کیا۔ پھر
ایسا ہے جیسا کہ انڈا صدقہ دیا۔ (نصاب)

جمعہ کے دن ذکر کا اہتمام

پس اول وقت مسجد پہنچ کر امام کے قریب بیٹھنے کی کوشش
کرے۔ جمعہ کے دن مسجد کو خوشبو میں لسانا مستحب ہے۔ جمعہ کے دن
دردود شریف کثرت سے بھیجے۔ جمعہ کے دن سورہ کھف کی تلاوت
کرے بڑی فضیلت ہے۔ عصر و مغرب کے درمیان خوب ذکر اور تسبیح

اور دعائیں مشغول رہے، یعنی امید ہے کہ وہ قبولیت دعا کا وقت ہو۔

جمعہ کی اذان کے احکام و مسائل

نماز پنجگانہ کی طرح جمعہ کی نماز کیلئے بھی اذان سنت مودکہ ہے۔ زوال آفتاب اب یعنی ظہر کے وقت اذان دی جائے۔ جمعہ کی پہلی اذان سنکر تمام کاروبار اور کام کاج چھوڑ کر نماز جمعہ کیلئے مسجد کو چلا جانا واجب ہے اس وقت کسی خرید و فروخت یا اور کسی کام میں مشغول ہونا درست نہیں ہے بلکہ حرام ہے۔ جمعہ کی پہلی اذان کا جواب دینا سنت ہے۔ جمعہ کی دوسری اذان مسجد کے اندر امام کے سامنے اس وقت کہی جائے جبکہ وہ خطبہ پڑھنے کیلئے منبر پر بیٹھا ہو۔ نماز جمعہ کی اقامت کہنا بھی مسنون ہے۔ اقامت خطبہ کے بعد کہی جائے۔ دوسری اذان کا جواب نہیں دینا چاہئے، البتہ اقامت کا جواب دینا مستحب ہے۔

اقامت کا جواب: اپنی جگہ بیٹھ کر ہی اقامت سنتا رہے حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ يَا حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ پر کھڑا ہونا سنت ہے اور جب قَدْ قَامَ الصَّلَاةِ سُنَّے تو اَقَامَهَا لِلّٰہِ وَاَدَامَهَا کہکر اقامت کا جواب دے۔

(مطلب: اسکو (نماز کو) اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیشہ قائم و دائم رکھے)

خبردار! اگر کوئی شخص کھانا کھا رہا ہو اور اسکو خوف ہے کہ جمعہ نہ ملیگا تو اس کو چاہئے کہ کھانا چھوڑ دے اور جمعہ کیلئے چلا جائے۔

پہلی صف: مسجد میں اول وقت پہنچ کر امام سے قریب پہلی صف میں بیٹھنا چاہیے پہلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے دوسری صف میں نہ بیٹھیں۔ جب پہلی صف معمور ہو جائے تو دوسری صف میں بیٹھنا شروع کریں اس طرح تمام صفوں کو آراستہ کریں۔ پہلی صف نزول رحمت الہی کے لحاظ سے سب صفوں میں بہتر ہے اس کے بعد دوسری صف، پھر تیسری صف اسی طرح آخر تک۔

اگر مسجد میں دیر کر کے آئیں اور نمازیوں کی گردنیں پھلانگ کر اگلی صفوں میں پہنچنے کی کوشش نہ کریں بلکہ جہاں جگہ ملے بیٹھ جائیں۔ خبردار: اگر کوئی شخص خطبہ شروع ہونے کے بعد مسجد میں آئے تو آہر صف میں ہی بیٹھ جائے اگرچہ اگلی صفوں میں جگہ خالی ہو کیونکہ خطبہ کی حالت میں چلنا اور آگے بڑھنا درست نہیں۔

خاص ہدایت: نماز پڑھتے وقت صفیں سیدھی کر لی جائیں یعنی لوگ آگے پیچھے کھڑے نہ ہوں بلکہ سب برابر اور ایک دوسرے سے مل مل کر کھڑے ہوں اس طرح کہ ایک کندھے سے دوسرا کندھا لگا رہے اور درمیان میں ذرا سی بھی جگہ نہ چھوڑیں (حدیث شریف میں ہے کہ خالی جگہ میں شیطان گھس کر نمازیں خراب کرتا ہے)

حدیث: ہر آنے والا شخص اس بات کا لحاظ رکھے کہ کسی نمازی کے

آگے سے گذرے کہ اسمیں بڑا گناہ ہے حدیث شریف میں وارد ہے کہ اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والے کو معلوم ہو جائے کہ اس میں کیا گناہ ہے تو یوں ہی چالیس دن تک ٹھہرا رہے گا۔

لڑکوں کی صف: نماز کے وقت لڑکوں کو صف کے درمیان نہ کھڑا کریں بلکہ سب سے آخر میں کھڑا ہونے دیں اور جو بچے سات سال کی عمر سے کم ہوں (بے شعور ہوں) ان کو مسجد ہی میں نہ لائیں۔

احترام منبر: معتبر علمائے کرام سے سنا گیا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر کی آخری یعنی تیسری سیڑھی پر تشریف فرما ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

صدیق اکبر: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے زمانہ میں منبر کی دوسری سیڑھی پر خطبہ ارشاد فرماتے تھے اور آپ کے بعد حضرت فاروق اعظم حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے زمانہ میں جب خطبہ دینے کیلئے منبر کی پہلی سیڑھی پر چڑھے تو سو نچا کہ اگر ہم لوگ ایک ایک سیڑھی اترتے جائیں گے تو تحت الرشیٰ تک پہنچ جائیں گے لہذا احترام نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو ملحوظ رکھتے ہوئے منبر کی آخری (تیسری) سیڑھی کو چھوڑ کر دوسری سیڑھی پر خطبہ دیا کریں۔ پس آج تک ایسا ہی احترام ہوتا آ رہا ہے۔

نوٹ: اگر کسی موقع پر اتنا کثیر مجموعہ ہو کہ خطیب کا نظر آنا محال ہو تو ایسے وقت تیسری سیر بھی پر چڑھ جاویں تو کوئی قباحت نہیں ہے۔

خطبہ کے آداب

جس وقت امام خطبہ کے ارادے سے منبر کی طرف چلے اسی وقت سے ذکر تسبیح کلام وغیرہ ترک کر کے ہمہ تن خطیب کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ جب خطیب منبر پر بیٹھ جائے تو پھر مؤذن اسکے سامنے کھڑا ہو کر دوسری اذان کچے اذان کے ساتھ ہی فوراً خطیب کھڑا ہو جائے اور خطبہ شروع کر دے۔

واجب اور جب خطبہ شروع ہو جائے تو تمام حاضرین کو خطبے کا شروع سے آخر تک سننا واجب ہے خواہ حاضرین خطیب کے نزدیک بیٹھے ہوں یا خطیب سے دور اور خواہ سنائی دے یا نہ سنائی دے۔

مکروہ تحریمی: حالت خطبہ میں ایسا کوئی فعل کرنا جو خطبہ سننے میں خلل انداز ہو مکروہ تحریمی ہے مثلاً کھانا، پینا، چلنا پھرنا، بات چیت کرنا۔

سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا، ذکر، تسبیح قرآن مجید یا نفل پڑھنا یا کسی کو شرعی مسئلہ بتانا یہ سب مکروہ تحریمی ہیں۔ (نصاب اہل غدات)

مسئلہ: جو چیزیں نماز میں حرام ہیں مثلاً کھانا پینا سلام و جواب

سلام یہ سب خطبہ کی حالت میں حرام ہیں جب خطبہ پڑھے تو تمام حاضرین پر سننا اور چپ رہنا فرض ہے، خطبہ سنائی نہ دے تو بھی چپ رہنا واجب ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری - جلد - ص - ۲۳۵ - دین مصطفیٰ ص - ۲۹۷ - ۱۰۲)

خبردار: وہ تمام امور جو حالت نماز میں منع ہیں وہ خطبہ سننے کی حالت میں بھی منع ہیں اور جو امور نماز کے اندر مکروہ ہیں وہ خطبہ سننے وقت بھی مکروہ ہیں اور جو نماز میں حرام ہیں وہ حالت خطبہ میں بھی حرام ہیں۔ اگر کوئی حالت خطبہ میں چھینک کر الحمد للہ کھے یا مسجد میں داخل ہو کر سلام کرے تو چھینک اور سلام کا جو آپ دیں۔

اگر کوئی سنت پڑھ رہا ہو اور اسی حالت میں خطبہ شروع ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ سنت کو اختصار کے ساتھ پورا کر لے۔

بیٹھنے کا طریقہ: خطبہ سننے والے قبلہ رو بیٹھیں اور خطیب کی طرف متوجہ رہیں خطبہ سننے کے وقت دوزانوں یعنی قعدے میں بیٹھ کر ہاتھ باندھ لیں اور دوسرے خطبہ میں ہاتھ کھول کر زانوں پر رکھیں۔ اگر خطبہ کی آواز نہ آتی ہو تب بھی خطبہ ہی کی طرف کان لگائے رہیں۔ (آواز نہ آنیکی وجہ ذکر تسبیح وغیرہ میں مشغول نہ ہوں)۔ خطبہ کے وقت کسی کو کچھ پڑھنے سے یا بات چیت کرنے سے منع بھی نہ کریں چونکہ دوسرے کو منع کرنا بھی بات چیت میں داخل ہے۔

دیگر خطبے: خطبہ جمعہ کے علاوہ دیگر خطبے یعنی عید الفطر، خطبہ عید الاضحیٰ اور خطبہ نکاح سننا بھی واجب ہے (نصاب اہل خدمات ص- ۶۵)
دروود شریف: خطبہ میں جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک آجائے تو سامعین اپنے دل ہی دل میں درود و سلام باوازا بلند رضی اللہ عنہ کہنا مکروہ ہے۔ خطبہ ثانیہ پورا ختم ہونے سے پہلے نماز کیلئے کھڑے نہ ہوں۔

بہتر خطبہ: بہتر یہ ہے کہ ہر مرتبہ نیا خطبہ پڑھا جائے اور لوگوں کو وقتاً فوقتاً جن مسائل کی ضرورت ہو خطبے میں بیان کئے جایا کریں اگر ہر جمعہ میں ایک ہی خطبہ پڑھا جائے تب بھی درست ہے لیکن ہمیشہ ایک ہی خطبہ پر التزام مناسب نہیں۔

جمعہ کا خطبہ

احکام، شرائط، مسائل

جمعہ کا خطبہ نماز: جمعہ کی شرط ہے کہ بغیر خطبہ کے جمعہ کی نماز صحیح نہیں۔ خطبہ کا کم از کم ۳ عاقل، بالغ اور قابل امامت آدمیوں کے سامنے پڑھنا شرط ہے جو شروع سے آخر تک موجود رہیں اگر اس سے کم آدمی رہیں تو شرط ادا نہ ہوگی

فرائض: خطبہ میں ۱۲ امور فرض ہیں (۱) وقت (۲) اللہ تعالیٰ کا ذکر۔

پہلا فرض وقت : جمعہ کے خطبہ کا وقت زوال آفتاب کے بعد سے قبل از نماز جمعہ ہے۔ اگر وقت ظہر سے قبل یا نماز جمعہ کے بعد خطبہ پڑھا جائے تو درست نہیں۔

دوسرا فرض اللہ تعالیٰ کا ذکر : اللہ تعالیٰ کا ذکر جو کم از کم بقدر سبحان اللہ، یا الحمد للہ یا اللہ اکبر ہو۔ اگر خطبہ میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو تو خطبہ نہ ہوگا۔ اگرچہ یکہ بہ نیت خطبہ سبحن اللہ الحمد للہ یا اللہ اکبر ایک بار کہنے سے خطبہ ادا ہو جاتا ہے، لیکن بلاعذر صرف اسی مقدار پر اکتفا کرنا خلاف سنت اور مکروہ تحریمی ہے۔

سننتیں : خطبہ میں ۱۲ سننتیں ہیں۔

- ۱۔ خطبہ منبر پر پڑھنا۔ ۲۔ خطبہ با طہارت پڑھنا۔ ۳۔ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا۔ ۴۔ خطیب کا قوم کی طرف منہ کرنا۔ ۵۔ دو خطبے پڑھنا۔ ۶۔ دونوں خطبوں کے درمیان ۳ آیات کی تلاوت کے بقدر بیٹھنا یا خطیب کے تمام اعضاء قرار پائیں۔ ۷۔ خطبہ شروع کرنے سے پہلے دل میں اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھنا۔ ۸۔ خطبہ ایسی آواز سے پڑھنا کہ لوگ سن سکیں۔ ۹۔ خطبہ الحمد للہ سے شروع کرنا۔

خطبہ اولیٰ : ۱۰۔ خطبہ اولیٰ میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور وحدانیت کی شہادت اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت

اور آپ پر درود، شریف اسکے بعد مسلمانوں کو وعظ و نصیحت قرآن مجید کی تین چھوٹی استیں یا ایک بڑی آیت ۱۱۰۔ خطبہ اولی بمقابلہ خطبہ ثانی کے بلند آواز سے پڑھے۔

خطبہ ثانی : خطبہ ثانی میں بھی حمد و ثناء، شہادتیں، درود شریف اور قرآن مجید کی ایک آیت کا پڑھنا اور وعظ و نصیحت کے بجائے مسلمانوں کیلئے دعا کرنا۔ ۱۲۔ دونوں خطبے عربی میں پڑھنا سنت موکدہ ہے، عربی کے سوا کسی اور زبان میں پڑھنا یا عربی کیساتھ کسی اور زبان کی نظم یا نثر ملاذینا خلاف سنت موکدہ اور مکروہ تحریمی ہے۔

(صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے زمانے میں سینکڑوں ممالک فتح ہو گئے تھے وہاں لوگ عربی سے بالکل واقف نہ تھے اور صحابہ کرام عربی کے علاوہ کئی عجی (دوسری) زبانیں بھی جانتے تھے اسکے باوجود خطبہ عربی میں رہا) (نصاب، بہشتی زیور، امداد الفتاویٰ، بہار شریعت وغیرہ) نوٹ: خطبہ سے پہلے لوگوں کو مقامی یا کسی بھی زبان میں وعظ و نصیحت اور ہدایت کرنا یا خطبہ کا ترجمہ اور مطلب وغیرہ بیان کر سکتے ہیں۔

مستحبات : خطبہ میں حمد و ثناء اور شہادتیں کے بعد اما بعد سے پند و نصیحت شروع کرنا۔ خطبہ ثانی میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل اطہار ازواج مطہرات، خلفائے راشدین، عمین مکرّمین

(حضور کے چاچا) ،بقیہ عشرہ مبشرہ اور صحابہ کرامؓ کا ذکر خیر اور انکے لئے دعا کرنا وغیرہ۔

اعضاء: خطبہ دیتے وقت اعضاء۔۔۔ پرچہ، یا تلوار وغیرہ پکڑنا یہ امور بھی مسنون ہیں۔

خطبہ کی مقدار: خطبہ مختصر اور نماز سے کم رہے اور نماز بمقابلہ خطبہ طویل ہو۔ خطبہ کی مقدار طوال مفصل یعنی سورہ حجرات یا سورہ بروج کے برابر ہو۔

نماز جمعہ کی رکعات: جمعہ کی نماز میں پہلے ۴ رکعات سنت موکدہ ایک سلام کے ساتھ پھر ۲ فرض باجماعت پھر ۴ رکعات سنت موکدہ ایک سلام کے ساتھ پھر ۲ سنت پھر ۲ نفل رکعات ہیں۔ اگر خطبہ ہوتے وقت مسجد میں آئیں تو ۴ رکعات سنت موکدہ نہ پڑھیں بلکہ خطبہ سننے میں مشغول ہو جائیں اور جمعہ کی فرض نماز کے بعد ان کو ادا کر لے۔

نیت: نَوَيْتُ أَنْ أَصَلِّيَ رَكْعَتَيِ الْفَرَضِ صَلَوةَ الْجُمُعَةِ خَالِصًا لِلَّهِ تَعَالَى مُتَوَجِّهًا إِلَى جِهَةِ الْكُعْبَةِ الشَّرِيفَةِ يَا اِپْنِي زَبَانِ میں بھی نیت کر لیں، دو رکعت فرض جمعہ کی نماز ادا کرتا ہوں خاص اللہ تعالیٰ کیلئے منہ طرف کعبہ شریف کے تابع اس امام کے ساتھ اس جماعت کے وقت پر اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں۔ اور امام، امام ہونے کی

نیت کرے۔ جمعہ کے دو رکعت فرض جہر سے پڑھی جائے۔ جو شخص سب نمازوں کی امامت کے لائق ہے وہی جمعہ میں بھی امامت کے لائق ہے۔ جو شخص خطبہ پڑھے اسی کا نماز پڑھانا بہتر ہے اور اگر کوئی دوسرا پڑھائے تب بھی جائز ہے بشرطیکہ اس نے خطبہ سنا ہو۔ مسافر بیمار غلام جن پر نماز جمعہ فرض نہیں اگر یہ نماز جمعہ کے امام بنائے جائیں تو جائز ہے۔ خطبہ ختم ہوتے ہی فوراً اقامت کھمکر نماز شروع کر دینا مسنون ہے خطبہ اور نماز کے درمیان کوئی دنیوی بات چیت کرنا درست نہیں۔

ترک جمعہ پر سخت وعیدیں

دلوں پر مہر: جو شخص ۳ جمعہ بلا عذر ترک کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے پھر وہ سخت غفلت میں پڑ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے بیزار ہو جاتا ہے۔

عبادات بھی قبول نہ ہوں گی جمعہ ترک کرنے والے کی کوئی عبادت اور کوئی نیکی یعنی نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج بھی قبول نہ ہوگا جب تک کہ وہ توبہ نہ کرے اگر توبہ کئے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمائے گا۔

اعلان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز فرمایا کہ میرا مصمم ارادہ ہوا کہ کسی کو اپنی جگہ امام

کر کے نماز پڑھانے کا حکم دوں اور خود ان لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو جمعہ میں حاضر نہیں ہوتے۔

نفاق کی علامت: جو شخص بلا ضرورت جمعہ کی نماز ترک کرتا ہے وہ ایسی کتاب میں منافق لکھ دیا جاتا ہے جو کبھی محو نہ ہو اور نہ بدلی جائے۔

جمعہ ادا کر نیوالوں کو ثوابِ عظیم کی بشارت

بیت المعمور سے ثوابِ عظیم: روایت ہے کہ بیت المعمور یعنی آسمانی کعبہ میں بھی جمعہ کا اہتمام ہوتا ہے یعنی اذان، خطبہ، نماز اور دعا وغیرہ ہوتی ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام اذان دیکر دعا کرتے ہیں کہ میں نے اپنی اذان کا ثواب امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام مؤذنوں کو بخش دیا اسی طرح حضرت اسرافیل علیہ السلام خطبہ دیکر اپنا ثواب امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام خطیبوں کو بخش دیتے ہیں۔ حضرت میکائیل علیہ السلام امامت کر کے اپنا ثواب امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اماموں کو بخش دیتے ہیں۔ اور تمام ملائکہ جو نماز جمعہ ادا کرتے ہیں اپنا اپنا ثواب امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمعہ ادا کرنے والے تمام مصلیوں کو بخش دیتے ہیں۔

رحمت الہی: بیت المعمور میں عبادات ادا کرنے والے فرشتوں کی دعاؤں کو سن کر رب غفور کی رحمت میں جوش آتا ہے اور اللہ تعالیٰ ارشاد

فرماتا ہے کہ: میرے جلال اور کبریائی کی قسم! تم گواہ رہنا کہ میں نے
میرے حبیب کی امت کے جمعہ ادا کر نیوالوں کو بخش دیا (معاف فرمادیا)
اور آخرت کے عذابوں سے محفوظ کر دیا (معراج نامہ از حضرت محدث دکن)

خطبہ سفرِ قبر

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْجَلِيلِ الْأَكْبَرِ - مُنْشِئِ أَصْنَافِ الْفِطْرِ - رَافِعِ
السَّمَاءِ بِغَيْرِ عَمَدٍ يُنْظَرُ - خَالِقِ الْجِنَّ وَالْبَشَرِ - رَازِقِ الْجِنَّ
وَالْبَشَرِ - أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ هُوَ اللَّهُ
أَحَدٌ لَا إِلَهَ تَانِ - هُوَ اللَّهُ صَمَدٌ لَا إِلَهَ تَانِ - هُوَ اللَّهُ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ تَانِ -
هُوَ اللَّهُ فَرْدٌ لَا إِلَهَ تَانِ - وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ - وَهُوَ عَبْدُهُ لَا إِلَهَ تَانِ - وَهُوَ رَسُولُهُ لَا إِلَهَ تَانِ -
وَهُوَ نَبِيُّهُ لَا إِلَهَ تَانِ - وَهُوَ حَبِيبُهُ لَا إِلَهَ تَانِ - وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ - وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ ●
اما بعد! فَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ - أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا
بُعِثَ رَافِعُ الْقُبُورِ - وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ - إِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ
يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ - وَقَالَ - كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ - وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ
ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ - أَوْ كَمَا قَالَ - كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ -
يَا أَبْنَاءَ آدَمَ! لَنَا بَدَنٌ ضَعِيفٌ ضَعِيفٌ - وَزَادُ قَلِيلٌ قَلِيلٌ - وَسَفَرٌ

طَوِيلٌ طَوِيلٌ ۝ وَآخِرُ ثَابِتًا كُفْنٌ - وَآخِرُ مَرْكَبًا جَنَازَهُ -
 وَآخِرُ مَنْزِلًا قَبْرٌ - وَفِرَاشًا تَرَابٌ - وَوَلَدْنَا يَتِيمٌ ۝ وَمَالْنَا مَقْسُومٌ
 - أَلَا يَا أُولِيَ الْأَلْبَابِ - وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ - وَحَلَالُهَا حِسَابٌ -
 وَلِحَرَامُهَا عَذَابٌ - وَلَشِبْهُتُهَا عَتَابٌ - فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِيَ الْأَلْبَابِ -
 تَفَكَّرُوا يَا أُولِيَ الْأَبْصَارِ أَيُّهَا الْإِخْوَانُ فَاقْرُؤُوا أَمَاتِيسَرَ مِنَ
 الْقُرْآنِ - وَادْكُرُوا هَادِمُ اللَّذَاتِ - وَقَوْمُوا أَوْصُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ -
 لَعَلَّكُمْ تَفْلِحُونَ - وَتَوَبُّوا إِلَى اللَّهِ - وَاللَّهُ تَوَّابٌ رَحِيمٌ - وَاللَّهُ
 غَفُورٌ رَحِيمٌ - بَارَكَ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ - وَنَفَعْنَا
 وَأَيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَذَكَرَ الْحَكِيمَ - إِنَّهُ تَعَالَى جَوَادٌ مُلْكُكَ بَرُّ رُفُوفٌ
 رَحِيمٌ وَرَبُّ حَلِيمٌ ۝

مطلب: سب تعریف اللہ تعالیٰ کیلئے ہے جو بڑی شان اور بزرگی والا
 ہے جس نے تمام عجائبات عالم کو پیدا کیا اور آسمانوں کو بغیر ستونوں
 کے کھڑا کر دیا۔ اور جو تمام جنوں اور انسانوں کا خالق اور رازق ہے۔ میں
 گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور وہ ایک ہے
 اور ایسا بے نیاز ہے کہ اسکا کوئی بھی ثانی نہیں ہے۔ اور میں یہ بھی
 گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے
 بندے رسول اور محبوب ہیں اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ان
 کے تمام آل و اصحاب پر ہزاروں لاکھوں درود و سلام اور رحمتیں ہوں۔

برادران اسلام! قیامت میں جب مردے زندہ کئے جائیں گے ان کے دلوں کو دیکھا جائے گا جن لوگوں کے دلوں میں اللہ اور رسولؐ کی محبت ہوگی وہ لوگ کامیاب و کامران ہو جائیں گے۔

اے لوگو! دنیا میں بڑی ہوشیاری سے رہو چونکہ یہاں سے آخرت کی طرف کوچ کرنا ہے، یعنی ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔

اے بھائی۔ ہم کو موت کا مزہ چھلکتے ہی کفن پہنایا جائیگا، جنازہ (ڈولے) میں ڈالکر قبر میں سلادیا جائے گا۔ قبر کو اپنے نیک اعمال سے جنت کا باغ بنا لو ورنہ پچھتانا پڑے گا۔ اے لوگو! صدق دل سے توبہ کرو پس اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے بے حد محبت کرتا ہے۔

ہر جمعہ ماں باپ کے قبور کی زیارت

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ہر جمعہ کو اپنے ماں باپ کے قبور کی یا ایک کی قبر کی زیارت کر کے وہاں سورہ یسین پڑھے تو یسین شریف میں جتنے حروف ہیں ان کی تعداد کے برابر اللہ تعالیٰ اسکی مغفرت فرمائیگا۔ (ابن عدی۔ دیلمی)

مقبول حج: روایت ہے کہ جو شخص ثواب کی نیت سے اپنے ماں باپ یا کسی ایک کی قبر کی زیارت کرے تو ایک مقبول حج کا ثواب پائے اور جو والدین یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی بکثرت زیارت

کرتا ہے تو فرشتے اسکی قبر کی زیارت کو آئیں گے۔ (الحکیم الترمذی)

دوشنبہ، پنجشنبہ اور جمعہ کے دن اعمال نامہ پیش ہوگا

روایت ہے کہ دوشنبہ اور جمعرات کو سب لوگوں کے اعمال نامے اللہ تعالیٰ اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں پیش کئے جاتے ہیں اور دیگر انبیاء علیہم السلام اور ماں باپ کے سامنے ہر جمعہ کو انکی اولاد کے اعمال نامے پیش ہوتے ہیں۔ اور وہ نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اور اپنے مردوں کو گناہوں سے تکلیف نہ دو۔ (الحکیم الترمذی)

خطبہ جمعہ۔ شفاعت کبریٰ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ - هُوَ خَالِقُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ - وَهُوَ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ - أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ - وَحْدَهُ لَا مِثْلَ لَهُ - وَحْدَهُ لَا حُدُودَ لَهُ - وَحْدَهُ لَا نِدَاءَ لَهُ - وَحْدَهُ لَا وَهْلَ لَهُ - وَحْدَهُ لَا وَلَدَ لَهُ - أَحَدٌ وَصَمَدٌ - وَفَرْدٌ ذُو الْأَزَلِ وَالْأَبَدِ - خَالِقُ وَمَلِكٌ وَقَدُّوسٌ وَسَلَامٌ - هُوَ اللَّهُ سُبَّارٌ وَغَفَّارٌ وَجَبَّارٌ وَمُتَكَبِّرٌ - سُبْحَنُ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ - وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَنَبِيِّهِ عَبْدُهُ وَخَبِيِّهِ - وَارْسَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ - وَجَعَلَهُ

اللَّهُ تَعَالَى شَفِيعُ الْمُذْنِبِينَ نَبِيَّنَا مُحِبُّ الْفُقَرَاءِ وَمُحِبُّ
 الْغُرَبَاءِ وَالْمَسَاكِينِ - وَهُوَ رَاحَةُ الْعَاشِقِينَ - وَهُوَ أَمَامُ
 الْقَبْلَتَيْنِ - وَهُوَ وَسِيلَتُنَا فِي الدَّارَيْنِ - بَعَثَهُ اللَّهُ نَبِيًّا وَرَسُولًا
 وَاصْطَفَاهُ وَلِيًّا طَاهِرًا عَرِيًّا مُتَرَفًّا مُعْظَمًا قَرَشِيًّا صَاحِبَ
 الْمَجْدِ الْأَظْهَرِ - وَالْجَسَدِ الْأَظْهَرِ وَالْجَبِينِ الْأَزْهَرِ - وَخَصَّ
 بِالشَّفَاعَةِ الْكُبْرَى فِي يَوْمِ الْمَحْشَرِ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى
 سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَبِهِ أَجْمَعِينَ ۝

أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ - وَمَا أَرْسَلْنَاكَ
 إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ - وَقَالَ - يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا
 وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا -

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - مَنْ زَارَ قَبْرِي
 فَوَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي -

يَا مَعْشَرَ الْحَاضِرِينَ ! وَالْمُنَادِي جُبْرِيلُ - أَنَّ الْقِيَمَةَ قَرِيبٌ
 قَرِيبٌ - وَالرَّبُّ جَلِيلٌ جَلِيلٌ - وَالْمِيزَانُ عَدِيلٌ عَدِيلٌ -
 وَكُلُّ نَبِيٍّ مُرْسَلٌ - يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ - رَبِّي نَفْسِي نَفْسِي -
 وَيَقُولُ آدَمُ صَفِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ - يَا رَبِّي نَفْسِي نَفْسِي -
 وَيَقُولُ نُوحٌ نَجِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّي نَفْسِي نَفْسِي -

وَيَقُولُ اِسْمَاعِيلُ ذَبِّحْ اللّٰهَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّي نَفْسِي نَفْسِي -
 وَيَقُولُ سُلَيْمٰنُ صَاحِبُ الْمَمْلَكَةِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّي نَفْسِي
 نَفْسِي - وَيَقُولُ يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ - يَا رَبِّي نَفْسِي نَفْسِي -
 وَيَقُولُ عِيسَى رُوْحُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّي نَفْسِي نَفْسِي -

وَيَقُولُ نَبِيُّنَا وَحَبِيبُنَا وَكَرِيْمُنَا وَشَفِيعُنَا سَيِّدُنَا وَمَوْلَانَا
 مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - يَا رَبِّي اُمَّتِي
 اُمَّتِي يَا رَبِّي اُمَّتِي اُمَّتِي - اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَامَّتِي - اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَامَّتِي -

وَيَقُولُ الْجَلِيْلُ الْاَكْبَرُ - وَكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ - يَا حَبِيْبِي يَا حَبِيْبِي -
 يَا حَبِيْبِي يَا حَبِيْبِي - وَلَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ - اِنِّي اَنَا
 سَيِّدُ الْعِيُوْبِ، اِنِّي اَنَا غَفَّارُ الذُّنُوْبِ - وَلَسَوْفَ يَعْطِيْكَ رَبُّكَ
 فَتَرْضٰى - اَلَا يٰمَعْشَرَ الْحَاضِرِيْنَ ؕ قَوْمُوْا لِلّٰهِ فَانْتَبِهْنَ -

وَاذْكُرُوْا لِلّٰهِ ذِكْرًا كَثِيْرًا - اَوْ اَشَدُّ ذِكْرًا - فَتَوَلُّوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً
 نَّصُوْحًا - وَاللّٰهُ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ - بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ بِقُرْآنِ
 الْعَظِيْمِ - وَنَفَعْنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَذِكْرِ الْحَكِيْمِ - اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ
 كَرِيْمٌ مِّلْكٌ بَرُّوْا رَحِيْمٌ وَرَبُّ حَلِيْمٌ ۝

مطلب : سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو ساری کائنات کا

خالق، مالک اور پالنے والا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا

کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ اور اس کا کوئی شریک نہیں وہ ایک ہے، پاک اور بے عیب ہے، سب اسکے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں اور وہ ہر چیز سے بے نیاز ہے۔

اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے اور رسول ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے رحمہما للعالمین اور شفیع المذنبین بنا کر بھیجا ہے۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غریبوں، مسکینوں اور فقیروں سے خاص محبت کر نیوالے ہیں۔ اور آپ دنیا و آخرت میں ہمارا بہترین وسیلہ ہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ان کی تمام آل و اصحاب پر کروڑوں درود و سلام ہو۔

برادران اسلام! خبردار ہو کر سن لو!

قیامت بالکل قریب ہے اور اس روز اللہ تعالیٰ بہت بڑے جلال میں ہو گا۔ پس بڑے بڑے فرشتے اور پیغمبر حیران و سرگرداں ہو کر یاربی نفسی نفسی یاربی نفسی کہہ کر پکارتے پھریں گے۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کی فکر میں روتے ہوئے سجدے میں گر جائیں گے، اور گڑ گڑاتے ہوئے یاربی امتی یاربی امتی کہتے رہیں گے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گڑ گڑانے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت

میں جوش آجائیگا اور اپنے حبیب کی محبت میں خود اللہ تعالیٰ فرمائیگا۔

یا حبیبی یا حبیبی! یا حبیبی یا حبیبی!!!

یعنی اے میرے محبوب! غم نہ کرو میں عیبوں کو چھپانے والا ہوں اور گنہگاروں کو بخشنے والا ہوں۔ میں آپ کو آپ کی امت کے معاملے میں خوش کردو گا۔

دو جہاں چلہتے ہیں رضائے خدا

خود خدا چاہتا ہے رضائے حبیب

کیا ہی اچھا ہوتا کہ ہم سب بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خوشنودی حاصل کر کے دین و دنیا میں کامیاب و کامران ہو جاتے!

